وقت کی پکار

(حافظ محمد ظہور الحق ظہور، اسلام آباد)

اللہ کی رسی کو تھامیں، توحید کے دامن میں آئیں / اسلام کا پرچم لہرائیں، ایمان کے جوہر دکھلائیں

الحاد کی بپھری موجوں میں، بے دینی کے طوفانوں میں / اس قوم کی ہچکولے کھاتی کشتی کو کنارے لے جائیں

دنیائے جہالت میں اکثر ابلیس کا جادو چلتا ہے / ہم مل کے کتاب و سنت کے انوار جہاں میں پھیلائیں

جو وہم کی وادی میں بھٹکیں، جو شرک کے کانٹوں میں الجھیں / ہر کام میں وہ ناکام رہیں، ہر گام پر وہ ٹھوکر کھائیں

مغضوب ہیں وہ مقہور ہیں وہ، رحمت سے خدا کی دور ہیں وہ / معراج کو جو افسانہ کہیں اور وحی خدا کو جھٹلائیں

جو قصرِ نبوت کو پھاندیں، جو ختمِ نبوت کو توڑیں / وہ دولتِ ایماں کے ڈاکو کس منہ سے مسلماں کہلائیں

تکمیلِ نبوت ہو بھی چکی، اجرائے نبوت کیا معنی / جب مہرِ منور تاباں ہو، ہم رات کا دھوکا کیوں کھائیں

ناموسِ محمد کی ہم پر، ہر حال حفاظت لازم ہے / اور شانِ صحابہؓ کی خاطر سو جان سے قرباں ہو جائیں

طاغوت کو ہم مفلوج کریں اور آگ بجھائیں فتنوں کی / باطل کے سفینے دیکھیں تو طوفانِ ہلاکت بن جائیں

ہے کون ظہور! اللہ کے سوا مشکل میں جو اپنے کام آئے / جب اُس کی عنایت ہو جائے ساحل پہ سفینے لگ جائیں

نبی کے دوستاروں کو سلام

گلشنِ اسلام کی رنگیں بہاروں کو سلام / سنتِ خیرالوریٰ کے لالہ زاروں کو سلام

حضرت صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مرتضیٰؓ / سنت و توحید کے ان پاسداروں کو سلام

حق تعالیٰ کی پڑی جن پر نگاہِ انتخاب / اُن وفا پرور نبی کے دوستداروں کو سلام

نورِ حق پھیلا ہے جن کے دم سے شرق و غرب میں / آسمانِ رشد کے ان چاند تاروں کو سلام

اقتدا جن کی دکھاتی ہے ہمیں راہِ نجات / ان حیاتِ مصطفیٰ کے رازداروں کو سلام

زندگی تھی وقف جن کی دینِ حق کے واسطے / شرعِ پیغمبر کے اُن خدمت گزاروں کو سلام

جن کی عظمت پر ہیں شاہد آج بھی بدر و حنین / ان مجاہد غازیوں کو، جاں نثاروں کو سلام

نام ہے جن کے مبارک دور کا خیرالقرون / اُن خلافت کے گرامی تاجداروں کو سلام

ثبت ہیں جن پر نقوشِ پائے اصحابِ رسول / اُن گذرگاہوں، مقدس رہگذاروں کو سلام

ہے محبت جن کی ایماں، بغض ہے جن سے نفاق / کشورِ ایماں کے اُن شہریاروں کو سلام

جن کی شانِ پاک پر ناطق ہے قرآن و حدیث / ان نبی کے پاک دامن دوستداروں کو سلام

جن کی گردِ رہ مری آنکھوں کا سرمہ ہے ظہور / کاروانِ دین کے اُن شہسواروں کو سلام